شب و روز

دار العلوم حقانیہ کی پچاس سالہ تقریب دستار بندی و ختم بخاری شریف

عبد الوہاب مروت

یوں تو ہر سال دارالعلوم حقانیہ میں دستار بندی کی تقریب بڑے جوش و خروش اور تزک واحتشام سے منائی جاتی ہے۔ لیکن امسال اس تقریب کو کئی وجوہ سے امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ دارالعلوم کے پچاس سال پورے ہو رہے تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب کے فرزند۔ حافظ راشد الحق کی دستار بندی بھی ہونے والی تھی، جدید دارالحدیث کی عظیم عمارت (ایوان شریعت) کا افتتاح بھی ہو چکا تھا۔ غیر معمولی اہتمام کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ دارالعلوم حقانیہ میں ملک کا سب سے بڑا دورہ حدیث ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ نے حضرت مدنی رحمہ اللہ کے طرز پر حدیث مبارکہ کا یہ سلسلہ شروع فرمایا تھا یہ حضرت مولانا اور اکابرین دیوبند کی برکات ہیں کہ ہر سال اس میں برابر اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ اگر داخلہ، تحریک طالبان ہو سائل کی قلت اور کڑی امتحانی شرائط کے پیش نظر محدود نہ رکھا جاتا تو بلاشبہ یہ تعداد پانچ سو کی بجائے ہزار بارہ سو تک پہنچ جاتی۔ پاکستان کی تاریخ میں اب بھی یہ ایک ریکارڈ تعداد ہے فالحمد للہ علی ذالک۔ اسلامی تحریک طالبان کے سر کردہ قائدین بھی اس تقریب میں حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کی دعوت پر آرہے تھے۔ جن میں سے اکثر دارالعلوم کے فضلاء تھے۔

دارالعلوم کا اپنا امتحان امسال جلسہ دستار بندی کے بعد مقرر کیا گیا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ جن فضلاء نے وفاق المدارس کا امتحان دینا تھا۔ جلسہ دستار بندی کی وجہ سے انکا وفاق کا امتحان متاثر نہ ہو۔

تقریب سے کئی ہفتے قبل فضلاء نے اپنے عزیز واقارب کو دعوت نامے بھجوانے شروع کر دیئے۔ دارالعلوم کی طرف سے بھی ملک کے چیدہ چیدہ علماء، مشائخ سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے۔ دارالعلوم کے طلباء اور خصوصا دورہ حدیث کے طلباء کا جذبہ دیدنی تھا۔ انہوں نے از خود دارالعلوم کو سجانا شروع کیا۔ جا بجا خیر مقدمی بینر ز اویزاں کیئے گے۔ قرب جوار کے در و دیوار وں پر دارالعلوم اور تحریک طالبان کے حق میں نعرے مختلف رنگوں سے لکھے گئے۔ دارالعلوم کے تمام داخلی دروازوں پر خوبصورت گیٹ بنائے گئے۔ جن پر رنگارنگ خیر مقدمی اور خوش آمدید کے بینرز لگائے گئے۔ اطراف واکناف میں مہمانوں کی ضیافت کیلئے طلباء نے ٹینٹ وغیرہ کا بندوبست کر رکھا تھا۔ اکوڑہ خٹک نوشہرہ، شیدو اور جہانگیرہ سے تمام کراکری، کرسیاں اور ٹینٹ وغیرہ دارالعلوم پہنچ چکا تھا۔ الغرض شام تک دارالعلوم ایک بڑے میلے کا سماں پیش کر رہا تھا۔ ہر کونے اور ہر جانب رنگ و نور کا ایک عجیب سماں تھا۔ طلباء کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔

تقریب تو ۸ دسمبر کو ہونا تھی لیکن ۷ دسمبر کی صبح ہی سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ اور شام

تک دارالعلوم کے تمام احاطے، مہمان خانہ، دارالعلوم کے آس پاس کی مساجد اور اکوڑہ خٹک کے باشندگان کے بیٹھک جوانہوں نے از خود مہمانوں کیلئے پیش کیئے تھے مہمانوں سے بھر گئے۔ اس کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کے اکابرین بھی پہنچ چکے تھے اور رات کو مجلس عاملہ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ رات بھر مہمانوں کی آمد جاری رہی۔ مہمانوں کے قیام اور انکے رہائش کیلئے طلباء ہمہ تن مستعد رہے۔

۵ دسمبر کا سورج دارالعلوم کیلئے ایک نئے پیغام کے ساتھ طلوع ہو رہا تھا۔ جوں جوں تقریب کا وقت قریب آتا جارہا تھا چہل پہل میں اضافہ ہو رہا تھا اور انسانوں کا سیلاب دارلعلوم کی جانب بڑھتا چلا آرہا تھا۔ بغیر کسی پیشگی روایتی اشتہار کے خلق خدا کا اتنا بڑا ہجوم دارالعلوم حقانیہ کی زندہ کرامت تھی۔

سٹیج دارالعلوم کی جامع مسجد کے شمالی طرف بنایا گیا تھا۔ نماز ظہر کے بعد باقاعدہ جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ گاہ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سامنے کا میدان، مسجد کا صحن، چمن احاطہ مدنیہ و احاطہ یوسفیہ کی گیلریاں اور چھتیں ہر جگہ لوگوں کے سر نظر آرہے تھے۔

نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نعت شریف سے باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ سٹیج پر بڑے بڑے علماء کرام افغان رہنما، تحریک طالبان کے سرکردہ قائدین اور اساتذہ دورہ حدیث موجود تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نائب مہتمم حضرت مولانا انوارالحق صاحب سر انجام دے رہے تھے۔ جوں ہی مفتی اعظم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فرید صاحب مدظلہ تشریف لائے طلباء دورہ حدیث کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ اپنے استاذ اور مربی کے ساتھ یہ عقیدت دیکھ کر مہمان حیرت زدہ رہ گئے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ استاذ اور شاگرد کا رشتہ کس قدر جذباتی اور والہانہ ہوتا ہے۔ دورہ حدیث کے طلباء کے دلوں کا عجیب عالم تھا۔ ایک طرف اگر فراغت کی خوشی تھی تو دوسری طرف مادر علمی اور آباء روحانی سے ہجر و فراق کا صدمہ تھا۔ اس سے پہلے بھی آخری درسوں میں جب ایک ایک کتاب ختم ہونے کے قریب ہوتی تو دارالحدیث میں آہ و گریہ کا ایک عجیب منظر ہوتا تھا۔ بعض طلباء تو شدت غم سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ مادر علمی سے جدائی کا تصور ہی روح فرسا تھا۔ آخری دنوں میں جا بجا در و دیوار کے ساتھ یہ فضلاء کھڑے رہتے اور بس روتے رہتے۔ یہ کیفیات دارالعلوم کی خصوصیت ہیں۔

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم پر سال کے درمیان فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بقایا اسباق نہ پڑھا سکے۔ اور دیگر اساتذہ نے ان کی کتابیں پڑھائیں۔ طلباء کے شدید اصرار پر حضرت مفتی صاحب باوجود انتہائی تکلیف کے آنے پر آمادہ ہوئے تھے۔ انہوں نے آتے ہی طلباء کو احادیث کی اجازت فرمائی۔ اور دعا مانگی۔ اسکے بعد مہتمم جناب حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری شریف کے آخری حدیث کا درس دیا۔

بعد ازاں اسلامی تحریک طالبان کے مرکزی رہنما مولانا احسان اللہ نے بڑے موثر پیرائے میں تحریک کے مقاصد اھداف اور اب تک کی پیش رفت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ہم شریعت سے سرمو انحراف نہیں کریں گے دنیا ہماری حکومت کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ ہم اپنے مقاصد سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں تسلیم کرلیا تو اب ہمیں کسی اور سے خود کو تسلیم کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج ساری دنیا ہماری مخالفت پر اتر آئی ہے۔ اور پروپیگنڈے کا یہ طوفان

کھڑا کیا ہے ہے کہ ہم نے عورتوں کی تعلیم پر پابندی لگادی ہے۔اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔۔۔ہم عورتوں کی تعلیم کے مخالف نہیں ہیں لیکن شریعت نے کچھ حدود متعین کی ہیں جن کی پابندی بہر حال کرنی پڑے گی۔۔۔۔ تقریر کے آخر میں انہوں امیر المومنین حضرت مولانا محمد عمر مدظلہ کے حق میں تمام حاضرین جلسہ سے بیعت لی سب نے نہایت پر جوش انداز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر بیعت کرلی۔

چونکہ وقت بہت مختصر تھا لہذا چند ہی زعماء کو اظہار خیال کا موقع مل سکا۔بعد ازاں پہلے حفاظ کرام کی دستار بندی کی گئی اسکے بعد فضلائے کرام کا نمبر آیا۔امسال طلباء دورہ حدیث کا پہلا سالانہ تعارفی مجلہ (الرابطہ) شائع کیا گیا تھا جس میں اساتذہ دورہ، حدیث کے سوانحی حالات، دارالعلوم کی مختصر تاریخ اور شرکاء دورہ، حدیث کی مکمل فہرستیں اور پتے اور دیگر مضامین شامل تھے۔انہی فہرستوں کی ترتیب سے ہر فاضل کا نام مع ولدیت کے پکارا جاتا اور اساتذہ ومشائخ اس کی دستار بندی فرماتے۔حضرت مولانا عبدالحق کے پوتے اور حضرت مولانا سمیع الحق کے فرزند حافظ راشد الحق کو حضرت مولانا عبدالحق کی مبارک دستار بندھوائی گئی۔یہ سلسلہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔آخر میں حضرت مولانا محمد نبی محمدی نے دعائیں مانگیں۔اور اس کے بعد مبارکبادی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اپنے عزیزوں اور یار دوستوں کو نوٹوں کے ہار پہنائے جانے لگے۔آنکھوں میں آنسو اور دل خوشی سے لبریز تھے۔زندگی کا ایک سنگ میل عبور کیا جاچکا تھا اور ایک نیا سفر منتظر تھا۔۔۔۔۔یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

وزیر اعظم پاکستان جناب ملک معراج خالد کی دار العلوم آمد

۶۔دسمبر کو بعد نماز جمعہ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔پہلے وہ مولانا سمیع الحق صاحب کی رہائش گاہ پر گئے اور ان سے ملکی امور پر گفتگو ہوئی۔اسکے بعد دارالعلوم تشریف لائے اور ایوان شریعت کا معائنہ کیا۔ وہاں پر آپ نے طلباء سے مختصر خطاب بھی فرمایا۔جس میں دارالعلوم کی ملکی سطح پر دینی اور سیاسی خدمات کو سراہا۔ آپ نے علماء کرام پر زور دیا کہ ملک کو موجودہ بحرانی کیفیت سے نکالنے کیلئے اپنا بھر پور کردار ادا کریں۔ آپ کے خطاب سے قبل مولانا سمیع الحق صاحب نے مختصر سپاس نامہ پیش کیا،جس میں ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔اور ملک کے اندر جاری احتساب کو موثر بنانے کی اپیل کی۔